مسجد کے چندے سے کمیٹی ڈالنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul -2522 تاریخ: 10-06-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد کی انتظامیہ نے مسجد کی توسیع و تعمیر کے لیے مسجد سے متصل ہی ایک پلاٹ خریدنے کے لیے کئی لوگوں سے چندہ کیا، پلاٹ خریدنے کے بعد کچھ رقم کی ادائیگی باقی ہے، **کوئی ایسے ذرائع نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی فنڈ جمع ہے جس سے مسجد کے پلاٹ کی قیمت مکمل ادا کی جاسکے۔ پلاٹ کی بقیہ قیمت کی ادائیگی اور اس پلاٹ پر تعمیر کرنے کے لیے جو رقم کی حاجت ہے**، اس کے متعلق مسجد کی کمیٹی کے افراد میں سے کسی نے مشورہ دیا کہ ایک کمیٹی ڈالی جائے اور **پہلی کمیٹی مسجد کو مل جائے**، اس میں مسجد کو ایڈوانس کوئی کمیٹی نہیں دینی پڑے گی، بلکہ پہلی بار ہی کمیٹی کی کل رقم مسجد کو مل جائے گی اور پہلی کمیٹی ملنے کے بعد بقیہ کمیٹیوں کی ادائیگی چندے کی مد سے ہر ماہ کر دی جائے گی۔ اس طرح پلاٹ کی قیمت کی ادائیگی اور اس پر تعمیر کے لیے اخراجات کی رقم حاصل ہو جائے گی۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح چندے سے کمیٹی ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

نوٹ! سوال میں بیان کردہ کمیٹی کا طریقہ کار جب معلوم کیا، تو وہ درست تھا جیسا کہ عام طور پر کمیٹی اس طرح ڈالی جاتی ہے کہ ہر مہینے کچھ افراد مقررہ مقدار میں پیسے جمع کرواتے ہیں اور کسی ایک کا نام منتخب کر کے جمع شدہ پیسے اسے دے دیتے ہیں، یوں آگے پیچھے تمام افراد کو ایک ایک کر کے اپنے جمع کروائے ہوئے پیسے مل جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ وقف کو قرض لینے کی ضرورت ہو، تو فقہائے کرام نے چند شرائط کے ساتھ وقف کے لیے قرض لینے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ وقف کے لیے قرض لینے میں قاضی یا قاضی کی غیر موجودگی میں متولی کی اجازت ضروری ہے اور دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ قرض کے علاوہ کسی اور آسان طریقے سے یہ ضرورت پوری نہ ہو سکتی ہو، ان شرائط کے ساتھ مسجد کی تعمیر و توسیع کے لیے قرض لے سکتے ہیں۔ بیان کردہ صورت میں مسجد کی توسیع و تعمیر کے لیے کمیٹی ڈال کر پہلی کمیٹی لینا مسجد کے لیے قرض لینا قرار پائے گا، **مسجد کا کسی دوسرے کو قرض دینا نہیں کہلائے گا،** لہذا اوپر بیان کردہ شرائط موجود ہونے کی صورت میں اور مسجد کے پاس ایسے ذرائع موجود ہوں کہ ہر ماہ کمیٹی کی قسط ادا کرنے میں کوئی رکاوٹ موجود نہیں ہو گی، تو اس صورت میں کمیٹی ڈالنے کی اجازت ہے۔

پہلی کمیٹی عام طور پر کمیٹی ڈالنے والا لیتا ہے، یہاں یہ بھی ضروری ہو گا کہ کمیٹی کوئی تیسرا فرد ڈالے اور تمام لوگوں کے لین دین کا کوئی بھی معاملہ مسجد پر نہیں آنا چاہیے، سوائے اس کے کہ جو مسجد نے پہلی کمیٹی کے طور پر قرض لیا ہے۔

البتہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کمیٹی کے ذریعے رقم حاصل کرنے کے بجائے، اچھی طبیعت والے اہل ثروت لوگوں سے قرض لیا جائے اور آہستہ آہستہ کر کے ان کو رقم واپس کی جائے، کیونکہ بیان کردہ صورت میں کمیٹی کے ذریعے قرض حاصل کرنے کے بعد اس کی ادائیگی میں کئی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

واضح رہے کہ ہمارے اس جواب کا پس منظر یہ ہے کہ پہلی کمیٹی مسجد کو ہی ملے اور مسجد کی طرف سے کوئی پیسے جمع نہیں کروائے جائیں گے کہ یہ وصولی، قرضہ کی وصولی ہو گی اور اس کے بعد کی اقساط قرض کی ادائیگی ہو گی، لیکن اگر عام ممبران کی طرح پہلے مسجد کے پیسے کمیٹی میں ڈالے گئے اور پھر کوئی درمیان کی کمیٹی دی گئی، تو یہ جائز نہیں ہو گا، کیوں کہ اب مسجد کی طرف سے جو اَقساط کمیٹی کھلنے سے پہلے جمع ہوں گی، وہ قرض دینا کہلائے گا اور مسجد کا کسی کو قرض دینے کا عمل، جائز نہیں۔

وقف کے لیے قرض لینے کی اجازت کن کو حاصل ہے؟ اس سے متعلق درمختار میں ہے: ”لا تجوز الاستدانة

علی الوقف الا اذا احتیج الیها لمصلحة الوقف کتعمیر وشراء بذر **فیجوز بشرطین، الاول** اذن القاضی فلو یبعد منه یستدین بنفسه ، **الثانی** ان لاتتیسر اجارة العین والصرف من اجرتها والاستدانة القرض والشراء نسیئة" ترجمہ: وقف پر قرض لینا متولی کو جائز نہیں، مگر اس وقت جائز ہے جبکہ اس کی حاجت ہو، جیسے وقف کی مرمت یا زمین وقف میں کاشت کے لیے بیج خریدنا، تو اس صورت میں دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔ شرطِ اول یہ ہے کہ اذنِ قاضی سے قرض لے۔ اگر قاضی دُور ہو، تو متولی از خود قرض لے سکتا ہے، شرطِ ثانی یہ ہے کہ عینِ وقف کو اجارہ پر دینا اور اس کی اجرت سے خرچ کرنا، ممکن نہ ہو۔ استدانت سے مراد قرض لینا اور ادھار خریدنا ہے۔ **(درمختار مع ردالمحتار، جلد6، صفحہ673، مطبوعہ کوئٹہ)**

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کے تحت ردالمحتار میں فرماتے ہیں: "ذکرہ ابو اللیث و هو المختار انه اذالم یکن من الاستدانة بد تجوز بامر القاضی ان لم یکن بعیدا عنه۔۔۔اماماله منه بد کالصرف علی المستحقین فلا کما فی القنیة الاالامام والخطیب والمؤذن فیما یظهر لقوله فی جامع الفصولین لضرورة مصالح المسجد اه والاالحصیر والزیت بناء علی القول بانهما من المصالح وهو الراجح، هذاخلاصة ماطال فی البحر" ترجمہ: مختار یہ ہے کہ اگر قرض لینا ضروری ہو، تو قاضی کی اجازت سے جائز ہے، جبکہ قاضی دُور نہ ہو، لیکن اگر ضروری نہ ہو تو جائز نہیں، جیسے مستحقین پر خرچ کرنے کے لیے قرض لینا۔ جیسا کہ قنیہ میں ہے۔ مگر امام، خطیب اور مؤذن پر خرچ کرنے کے لیے قرض لینا جائز ہے، جیسا کہ جامع الفصولین کے قول سے ظاہر ہے، کیونکہ اس میں مسجد کی مصلحت ہے۔ اور مسجد کی چٹائی اور تیل کے لیے قرض لینا بھی جائز ہے، اس قول کی بناء پر کہ یہ مَصالحِ مسجد میں سے ہیں اور یہی راجح ہے، یہ بحر کی طویل بحث کا خلاصہ ہے۔ **(ملخصا از ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ673،674، مطبوعہ کوئٹہ)**

یاد رکھیں کہ مذکورہ صورت میں مسجد کے لیے قرض حاصل کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ مسجد و فنائے مسجد کے علاوہ، مسجد کے لیے وقف کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جس کو کرایہ پر دے کر مسجد کی حاجت کو پورا کیا جاسکے، اگر کوئی ایسی چیز موجود ہوئی، تو پھر مسجد کے لیے قرض لینے کی اجازت نہیں ہو گی۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ: "تعمیر مدرسہ کے واسطے بمشورہ مسلمین قرض لینا روا یا ناروا؟" اس سوال کے جواب میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**متولی کو وقف پر قرض لینے کی دو شرط سے اجازت ہے**، ایک یہ کہ امر ضروری و مصالح لابدی وقف کے لئے باذن قاضی شرع قرض لے، اگر وہاں قاضی نہ ہو خود لے سکتا ہے، دوسرا یہ کہ وہ حاجت سوائے قرض اور کسی سہل طریقہ سے پوری نہ ہوتی ہو، مثلاً: وقف کا کوئی ٹکڑا اجارہ پر دے کر کام نکال لینا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ569تا571، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "ضرورت کے وقت مثلاً: وقف کی عمارت میں صَرف کرنا ہے اور صَرف نہ کریں گے تو نقصان ہوگا یا کھیت بونے کا وقت ہے اور وقف کے پاس نہ روپیہ ہے نہ بیج اور کھیت نہ بوئیں، تو آمدنی ہی نہ ہوگی **ایسے اوقات میں وقف کی طرف سے قرض لینا جائز ہے**، مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ **ایک** یہ کہ قاضی کی اجازت سے ہو۔ **دوم** یہ کہ وقف کی چیز کو کرایہ پر دے کر کرایہ سے ضرورت کو پورا نہ کرسکتے ہوں۔ اور اگر قاضی وہاں موجود نہیں ہے، دُوری پر ہے، تو خود بھی قرض لے سکتا ہے، **خواہ روپیہ قرض لے یا ضرورت کی کوئی چیز اُدھار لے، دونوں طرح جائز ہے۔**"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ10، صفحہ544، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

10 ذو القعدۃ الحرام 1443ھ/10 جون 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے